بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ط وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود ط

Regd. No. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۲۰ — شمارہ ۴۲

ہفت روزہ

بدر

قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ر اخاء (اکتوبر) - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۱ر اخاء کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور پر نور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۶ر اخاء - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل وعیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ نحمد للہ۔

★— گزشتہ جمعہ کے روز سے رمضان شریف کا مبارک مہینہ شروع ہو گیا۔ حسب سابق مقامی ہر دو مرکزی مساجد میں رات کے وقت نماز تراویح کا انتظام ہے۔ امسال دونوں مساجد میں مولوی محمد اسحٰق صاحب درویش نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مسجد اقصیٰ میں مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری درس الحدیث دیتے ہیں۔ اور بعد نماز ظہر تا عصر مسجد اقصےٰ میں درس القرآن کا پروگرام جاری ہے۔ پہلے پانچ روز مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نے سورۃ المائدہ کے آخر تک درس دیا۔ چھٹے روزے سے مکرم مولوی شبیر احمد صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ چار روز میں آخر سورۃ توبہ تک درس دیں گے۔ احباب نماز تراویح اور دونوں قسم کے درسوں میں ذوق وشوق سے شریک ہوتے ہیں اور مستورات بھی پردہ کی رعایت سے ان تمام مواقع سے مستفید ہو رہی ہیں۔

۷ر رمضان المبارک ۱۳۹۱ ہجری — ۲۸ر اخاء ۱۳۵۰ ہش — ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۱ء

گھانا میں ایک اور احمدیہ ہسپتال کا رسمی طور پر باضابطہ افتتاح

افتتاحی تقریب میں سماجی بہبود کے وزیر ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف، سرکاری حکام اور ممبرانِ پارلیمنٹ کی شرکت

وزیرِ موصوف کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کی گرانقدر تعلیمی اور طبّی خدمات کا اعتراف اور شاندار خراجِ تحسین

گزشتہ دنوں گھانا میں ایک اور احمدیہ ہسپتال کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ یہ ہسپتال ٹیچی مان کے مقام پر قائم کیا گیا ہے۔ اگرچہ ہسپتال نے آج سے پانچ ماہ قبل ہی کام شروع کر دیا تھا لیکن رسمی طور پر اس کا باضابطہ افتتاح ۲۶ر ستمبر کو عمل میں آیا جبکہ وزیر سماجی بہبود آنریبل اے۔ اے منافی نے بہت وسیع پیمانہ پر ترتیب دی ہوئی افتتاحی تقریب میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرما کر اس کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ وزیرِ موصوف نے اپنی تقریر میں تعلیم اور طبّی امداد کے میدانوں میں جماعتِ احمدیہ کی گراں قدر خدمات کا ذکر کرتے ہوئے نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اور حکومت کی طرف سے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ اس تقریب میں قریباً چار ہزار افراد نے شرکت کی۔ ان میں احمدی احباب کے علاوہ اعلیٰ سرکاری حکام، ممبرانِ پارلیمنٹ، علاقوں کے بیسیوں کے قریب چیفس اور خود ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف شامل تھے۔ افتتاحی تقریب کی مختصر کارروائی پر مشتمل تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کی افتتاحی تقریب رسمی طور پر ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۱ء کو عمل میں آئی — ہسپتال کا افتتاح سماجی بہبود کے وزیر آنریبل اے۔ اے منافی نے فرمایا۔ تقریب میں احمدی احباب کے علاوہ ملک بھر سے آئے ہوئے مہمانوں نے شرکت فرمائی۔ مہمانِ خصوصی میں ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف، بیسیوں دیگر چیفس، ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر اور بعض ممبرانِ پارلیمنٹ شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج گھانا مشن نے خطبۂ استقبالیہ پڑھتے ہوئے اس امر کا ذکر کیا کہ جماعتِ احمدیہ اپنی روحانی، اخلاقی اور تعلیمی خدمات کی وجہ سے ملک بھر میں ایک ممتاز مقام رکھتی ہے۔ اور اس کی ان خدمات کو بنظرِ استحسان دیکھا جاتا ہے اب اس نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ملک بھر میں نئے ہسپتال قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ آپ نے کہا ہم اس ملک کے عوام کی فلاح وبہبود کے سلسلہ میں اپنی مساعی میں وسعت پیدا کر کے حتی المقدور ان کی طبّی ضروریات کو پورا کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ قابلِ قدر اسلامی روایات کو از سرِ نو زندہ کر دکھانا چاہتے ہیں۔

وزیرِ موصوف نے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے تعلیم اور طبّی امداد کے میدانوں میں جماعتِ احمدیہ کی قابلِ قدر مساعی اور گراں قدر خدمات کا ذکر فرمایا اور شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ آپ نے فرمایا میری وزارت جماعت کے قائم کردہ ہسپتالوں کو خوبی اور عمدگی سے چلانے کے سلسلہ میں ہر ممکن امداد بہم پہنچانے اور پورا پورا تعاون کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے گی۔ اور ہمیشہ اس کے لئے مستعد رہے گی۔

بعد ازاں ہسپتال کے انچارج مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ بلا تمیز رنگ و نسل اور مذہب وعقائد بنی نوعِ انسان کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھیں گے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ ہر چند کہ اس ہسپتال کا باضابطہ اور رسمی افتتاح آج عمل میں آ رہا ہے۔ تاہم یہ گزشتہ پانچ ماہ سے علاقہ کے عوام کی طبّی خدمت بجا لا رہا ہے۔ اس مختصر سے عرصہ میں پانچ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ شفایاب ہوئے۔ اسی طرح متعدد چھوٹے اور بڑے آپریشن بھی کامیابی سے کئے گئے۔

اس موقع پر چار ہزار حاضرین کی موجودگی میں امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے قرآنِ مجید کے انگریزی ترجمہ مع تفسیری نوٹس کا ایک نسخہ وزیرِ موصوف کو پیش کیا جسے بخوشی قبول کرنے کی انہوں نے سعادت پائی۔

افتتاحی تقریب میں صدارت کے فرائض ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف نے ادا فرمائے۔ آپ رانگ اہافو ریجن کے ہاؤس آف چیفس کے پریذیڈنٹ ہیں۔ اپنے خطبۂ صدارت میں جماعتِ احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور خدمات کو سراہا۔ آپ نے ۱۹۷۰ء میں نامِ جماعتِ احمدیہ

(باقی دیکھئے صہ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان ۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء

تاریخہائے انعقاد ۱۸، ۱۹، ۲۰ر فتح ودسمبر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے اسّی ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح ۱۳۵۰ہش بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۱ء رکھی گئی ہیں — جملہ عہدیدارانِ جماعتہائے احمدیہ ہندوستان اور مبلغینِ کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے سب دوستوں کو جلسہ سالانہ قادیان کی تاریخوں سے مطلع کیا جائے تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں مقررہ تاریخوں میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کر کے اس مقدس اور روحانی عظیم الشان اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر وپبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۲۸ اخاء ۱۳۵۰ ہش!

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ

دُوسرے پارے کا ساتواں رکوع سارے کا سارا روزوں کے احکام اور رمضان شریف کی برکات کے بیان پر مشتمل ہے۔ پہلی آیت کریمہ میں جمیع مومنوں کو مخاطب کر کے روزوں کی فرضیت کا حکم سنایا گیا ہے اور حصول تقوٰی کے لئے روزوں کا التزام ضروری قرار دیا ہے۔ چونکہ اسلام کے جملہ احکام جامعیت کا رنگ رکھتے ہیں اور ہر شخص کے حالات یکساں نہیں رہتے بلکہ مختلف قسم کے بشری تقاضے اور بہت سی کمزوریاں بھی ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ اس لئے جماعت مومنین کے لئے اس عمومی اور ضروری حکم کے ساتھ ہی بعض حالات کی مستثنیات کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ط

اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اُسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو (روزہ رکھنے کی مطلق) طاقت نہ رکھتے ہوں بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا (بشرط استطاعت) واجب ہے۔

اس ارشادِ ربانی میں دو قسم کی چھوٹ کا بیان ہے۔ پہلی چھوٹ اس شخص کے لئے ہے جسے وقتی رنگ کی معذوری پیش آ گئی۔ مثلاً ایام رمضان میں بیمار ہو گیا یا سفر میں ہو۔ ایسی صورت میں اُسے روزے سے وقتی رخصت تو ہوگی لیکن بیماری یا سفر کے ایام کی تعداد کے مطابق دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنی پڑے گی۔ اگلی آیت کریمہ میں ان دونوں قسم کی وقتی معذوریوں کا اعادہ کرکے اس امر کو بھی واضح کر دیا کہ

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

کہ اللہ تعالےٰ اپنے مومن بندوں کے لئے شرعی احکام کی بجا آوری میں سہولت اور آسانی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ نہیں خواہ مخواہ تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ اس لئے ایسی گنجائش کے پیش نظر ہر ایسا شخص روزوں کی مجموعی تعداد کو اپنی اپنی سہولت اور آسانی کے مطابق اگلا رمضان آنے تک مکمل کر سکتا ہے۔

دوسری قسم کی چھوٹ وہ ہے جسے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ میں بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو مطلق طور پر روزہ کی طاقت ہی نہیں رکھتے مثلاً دائمی مریض ہیں یا مثل دائمی مریض کے ہوں (جیسے پیر فرتوت اور دودھ پلانے والی عورت وغیرہ) ان کی نسبت فرمایا فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ۔ ان لوگوں پر بطور فدیہ ایک مسکین کا کھانا دینا بشرطِ استطاعت واجب ہے۔

ان دونوں قسم کی مستثنیات کے بعد فرمایا وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ کہ تمہارا روزے رکھنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس مختصر سے ارشادِ ربانی کے اندر ایک طرف نہایت مدحیہ لطیف پیرایہ میں ان تمام غیر حقیقی عذرات سے اجتناب کرنے اور دُور اندیشی کے منافی اقدامات سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ تو دوسری طرف روزے کے ایسے بے نظیر فوائد کی طرف جامع اشارہ کیا گیا ہے۔ جو نزولِ قرآن کے بعد آئندہ زمانہ میں عالمگیر سطح پر حقیقت ثابتہ کے رنگ میں منظرِ عالم پر آنے والے تھے۔ کیا بلحاظ ہر امتی کے لئے ذاتی فائدہ کے اور کیا بلحاظ جمیع افرادِ امت کے لئے اجتماعی حیثیت کے۔

چنانچہ امت کے ہزاروں اور کروڑوں صلحاء و اتقیاء نے اپنے ذاتی تجربہ سے روزوں سے جو بے نظیر روحانی اور جسمانی فوائد حاصل کئے اُن کا تو حد و حساب ہی نہیں۔ مسلمان تو مسلمان غیر مسلم مفکرین تک جس کسی نے بھی اسلامی روزہ پر حقیقت پسندانہ نظر کی ہے وہ روزے کی خیر و برکت کا معترف ہوئے بغیر نہیں رہ سکا۔ اور یہ فہرست بھی خاصی لمبی ہے بطور نمونہ مشتے از خروارے صرف دو حوالے ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) ـــــ نامور برطانوی مفکر ڈیڈلی رائٹ اپنی ایک تصنیف میں "مسیحیت اور اسلام کا مقابلہ" میں لکھتے ہیں:۔

"روزہ یوں تو دیگر مذاہب میں بھی موجود ہے۔ لیکن اسلام نے اسے جس صورت میں پیش کیا ہے۔ وہ بے حد قابلِ تعریف ہے۔ اسلامی روزہ صرف عبادت و ریاضت ہی نہیں ہے بلکہ انسانی کردار کو سُدھارنے اور عزم و استقلال پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تیس دن تک برائیوں سے الگ رہنے کے بعد انسان کا کردار بدل جاتا ہے اور تیس دن کی بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرنے کے بعد انسان مشقت پسند بن جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مسلمان قوم کو اُبھارنے اور ترقی دینے میں روزہ کا بہت بڑا حصّہ ہے۔"

(۲) ـــــ پروفیسر آرنلڈ اپنی مشہور تصنیف "پریچنگ آف اسلام" میں لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں کو مختصر سے عرصہ میں دُنیا میں جو عروج حاصل ہوا ہے اس میں روزہ کو بہت بڑا دخل ہے۔ پیغمبرِ اسلام نے ایک مہینہ تک روزہ رکھوا کر مسلمان قوم کو فاقہ کشی، مشقت پسندی اور نفس کشی کا عادی بنا دیا تھا۔ تیس دن تک مسلسل روزے رکھنے کی وجہ سے اُن میں تحمّل اور برداشت کی بے پناہ قوت پیدا ہو گئی تھی۔......... اور پھر یہ قوم آگے بڑھی تو دُنیا پر سیلاب کی طرح چھا گئی۔"

قرآن کریم کی فضیلت اور اسلامی تعلیم کی برتری پر اس سے بڑھ کر اور کونسا واضح اعتراف ہو سکتا ہے؟ دونوں مفکرین کے بے ساختہ اظہار خیال کا ایک ایک لفظ قرآن کریم کے ارشاد وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ کی گویا تفصیل ہے۔ یہ دونوں شہادتیں جہاں کلام اللہ کی جامعیت اور وسعت معانی کی بے نظیری پر آفتاب آمد دلیل آفتاب کا رنگ رکھتی ہیں وہاں ایک اور پہلو سے صدرِ اوّل کے حاملینِ قرآن کی قرآن فہمی اور عملی قربانیوں اور اس کی تعلیمات پر ایسے رنگ میں کاربند رہنے پر خاصی روشنی پڑتی ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تعلیم پر ایسا عمل کیا اور ایک نوع کی عبادت نے ان کی عملی زندگی میں ایسا زبردست انقلاب پیدا کر دیا کہ ایک دُنیا اس کے اثرات کو محسوس کئے بغیر نہ رہ سکی۔

اس وقت اسلامی دُنیا میں روزہ داروں کی کمی نہیں، لیکن مقام غور ہے کہ روزوں کے التزام کے باوجود آج کے مسلمانوں کی عملی زندگی میں انفرادی اور اجتماعی طور پر روزوں کی وہ تاثیر نظر نہیں آتی جو آنی چاہیئے۔ رمضان بھی ہر سال اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آتا ہے۔ قرآن کریم میں روزوں کی تاثیرات کا بیان بھی برحق ہے۔ ضرور ہے کہ مسلمانوں کے اپنے روزوں میں کسی نوع کی کمی ہو۔ یقین ہے کہ جس وقت یہ کمی دُور ہو گئی اور مسلمانوں نے روزے کی روح کو سمجھ لیا اور اس کے جمیع تقاضوں کو پورا کرنے لگے تو اُمتِ مسلمہ کی ظاہری حالت بھی بدل جائے گی۔

چونکہ جماعتِ احمدیہ کو اسلام کا حقیقی علمبردار ہونے کا دعوٰی ہے اس لئے ہر احمدی کو بھی اپنی اپنی جگہ پر رمضان شریف کے مبارک ایام میں جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ یہ بابرکت ایام ارشادِ ربانی

"وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ"

پر عمل درآمد میں گزریں۔ اور ساتھ کے ساتھ روزے کے تقاضا کو مقدور بھر پورا کرنے کی سعی کی جائے۔ تا ہر احمدی ذاتی طور پر روزوں کی برکات سے بہرہ منتمتع ہو اور نتیجۃً جماعت کو بھی دُنیا میں روحانی سربلندی اور برتری حاصل ہو۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ

حضرت مولانا عبد الرحمان صاحب فاضل کی صحت

قادیان ۲۶ اخاء۔ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کا بخار ٹوٹ چکا ہے۔ اب صرف نقاہت باقی ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ طبیعت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ بوجہ کمزوری تاحال اس قابل نہیں ہوئے کہ دفتر میں تشریف لا کر پہلے کی طرح کام کر سکیں۔ البتہ ضروری کاغذات گھر پر ہی ملاحظہ فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولانا صاحب کو اپنے فضل سے جلد از جلد کامل صحت بخشے اور حسبِ سابق فرائضِ منصبی کے ادا کرنے کے قابل ہوں اور ان کی عمر میں خدا تعالےٰ برکت دے۔ جس سے ہم سب زیادہ سے زیادہ مستفید ہوتے رہیں آمین۔

(ایڈیٹر)

ملفوظات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام فنا فی اللہ

آیتِ قرآنی قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ کی پُرمعارف تفسیر

رقم فرمودہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ جلشانہٗ قرآن کریم میں فرماتا ہے ..... قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی اے میرے رب تو مجھے اپنی عظمت اور معرفت شیون اور صفات کا علم کامل بخش۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ان دونوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو اول المسلمین ٹھہرے تو اس کا یہی باعث ہوا کہ اوروں کی نسبت علوم معرفت الٰہی میں اعلم ہیں یعنی علم ان کا معارف الٰہیہ کے بارے میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے اُن کا اسلام بھی سب سے اعلیٰ ہے اور وہ اول المسلمین ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زیادہ علمی کی طرف اس دوسری آیت میں بھی اشارہ ہے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا الجزء نمبر ۵ یعنی خدا تعالیٰ نے تجھ کو وہ علوم عطا کئے جو تو خود بخود نہیں جان سکتا تھا۔ اور فضل الٰہی سے فیضان الٰہی سب سے زیادہ تیرے پر ہوا۔ یعنی تو معارفِ الٰہیہ اور اسرار اور علوم ربانی میں سب سے بڑھ گیا اور خدا تعالیٰ نے اپنی معرفت کے عطر کے ساتھ سب سے زیادہ تجھے معطر کیا۔ غرض علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقت اسلامیہ کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اگرچہ حصولِ حقیقت اسلام کے وسائل اور بھی ہیں۔ جیسے صوم و صلوٰۃ اور دعا اور تمام احکام الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں لیکن علم عظمت و وحدانیت ذات اور معرفت شیون و صفات جلالی و جمالی حضرت باری عزّ اسمہٗ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے۔ کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پا سکتا ہے کہ صوم اور صلوٰۃ بجا لاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ ان سب اعمال صالحہ کا محرک معرفت ہی ہے اور یہ تمام دوسرے وسائل دراصل اسی کے پیدا کردہ اور اسی کے بنین و بنات ہیں۔ اور ابتدا اس معرفت کی پرتوہ اسم رحمانیت سے ہے نہ کسی عمل سے نہ کسی دعا سے بلکہ بلا علت فیضان ہے صرف ایک موہبت ہے یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَیُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ مگر یہ معرفت اعمال صالحہ اور حسن ایمان کے شمول سے زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آخر الہام اور کلام الٰہی کے رنگ میں نزول پکڑ کر تمام صحن سینہ کو اس نور سے منور کر دیتی ہے جس کا نام اسلام ہے۔ اور اس معرفت تامہ کے درجہ پر پہنچ کر اسلام صرف لفظی اسلام نہیں رہتا بلکہ وہ تمام حقیقت اس کی جو ہم بیان کر چکے ہیں حاصل ہو جاتی ہے۔ اور انسانی روح نہایت انکسار سے حضرت احدیت میں اپنا سر رکھ دیتی ہے تب دونوں طرف سے یہ آواز آتی ہے جو میرا ہے سو تیرا ہے۔ یعنی بندہ کی روح بھی بولتی ہے اور اقرار کرتی ہے کہ یا الٰہی جو میرا ہے سو تیرا ہے اور خدا تعالیٰ بھی بولتا ہے اور بشارت دیتا ہے کہ اے میرے بندے جو کچھ زمین و آسمان وغیرہ میرے ساتھ ہے وہ سب تیرے ساتھ ہے۔ اسی مرتبہ کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے قُلْ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔ الجزء ۲۴ سورۃ الزمر یعنی کہہ اے میرے غلامو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے کہ تم رحمت الٰہی سے نا امید مت ہو خدا تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا۔ اب اس آیت میں بجائے قُلْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ کے جس کے یہ معنے ہیں کہ اے خدا تعالیٰ کے بندو یہ فرمایا قُلْ یَا عِبَادِیَ یعنی کہہ اے میرے غلامو۔ اس طرز کے اختیار کرنے میں بھید یہی ہے کہ یہ آیت اس لئے نازل ہوئی ہے کہ تا خدا تعالیٰ بے انتہا رحمتوں کی بشارت دیوے اور جو لوگ کثرت گناہوں سے دل شکستہ ہیں ان کو تسکین بخشے سو اللہ جلشانہٗ نے اس آیت میں چاہا کہ اپنی رحمتوں کا ایک نمونہ پیش کرے اور بندہ کو دکھلاوے کہ میں کہاں تک اپنے وفادار بندوں کو انعامات خاصہ سے مشرف کرتا ہوں سو اس نے قُلْ یَا عِبَادِیَ کے لفظ سے یہ ظاہر کیا کہ یہ میرا پیارا رسول دیکھو یہ برگزیدہ بندہ کہ کمال طاعت سے کس درجہ تک پہنچا کہ اب جو کچھ میرا ہے وہ اس کا ہے۔ جو شخص نجات چاہتا ہے وہ اس کا غلام ہو جائے یعنی ایسا اس کی طاعت میں محو ہو جائے کہ گویا اس کا غلام ہے تب وہ گو کیسا ہی پہلے گنہگار تھا بخشا جائے گا۔ جاننا چاہیئے کہ عبد کا لفظ لغت عرب میں غلام کے معنوں پر بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ اور اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو شخص اپنی نجات چاہتا ہے وہ اس نبی سے غلامی کی نسبت پیدا کرے یعنی اس کے حکم سے باہر نہ جائے اور اس کے دامنِ طاعت سے اپنے تئیں وابستہ جانے جیسا کہ غلام جانتا ہے۔ تب وہ نجات پائے گا۔

اس مقام میں ان کور باطن نام کے موحدوں پر افسوس آتا ہے کہ جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک بغض رکھتے ہیں کہ اُن کے نزدیک یہ نام کہ غلام نبی۔ غلام رسول۔ غلام مصطفیٰ۔ غلام احمد۔ غلام محمد شرک میں داخل ہیں۔ اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدارِ نجات یہی نام ہیں۔ اور چونکہ عبد کے مفہوم میں یہ داخل ہے کہ ہر ایک آزادگی اور خود روی سے باہر آجائے اور پورا متبع اپنے مولیٰ کا ہو اس لئے حق کے طالبوں کو یہ رغبت دی گئی کہ اگر نجات چاہتے ہیں تو یہ مفہوم اپنے اندر پیدا کریں اور درحقیقت یہ آیت قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ از روئے مفہوم کے ایک ہی ہے کیونکہ کمال اتباع اس محویت اور اطاعت تامہ کو مستلزم ہے جو عبد کے مفہوم میں پائی جاتی ہے۔ یہی سر ہے کہ جیسے پہلی آیت میں مغفرت کا وعدہ بلکہ محبوب الٰہی بننے کی خوشخبری ہے۔ گویا یہ آیت قُلْ یَا عِبَادِیَ دوسرے لفظوں میں اس طرح پر ہے کہ قُلْ یَا مُتَّبِعِیَ یعنے اے میری پیروی کرنے والو جو بکثرت گناہوں میں مبتلا ہو رہے ہو رحمت الٰہی سے نا امید مت ہو کہ اللہ جلشانہٗ بہ برکت میری پیروی کے تمام گناہ بخش دے گا اور اگر عباد سے صرف اللہ تعالیٰ کے بندے ہی مراد لئے جائیں تو معنے خراب ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہرگز درست نہیں کہ خدا تعالیٰ بغیر تحقق شرط ایمان اور بغیر تحقق شرط پیروی تمام مشرکوں اور کافروں کو یونہی بخش دیوے ایسے معنے تو نصوص بیّنہ قرآن سے صریح مخالف ہیں۔

اس جگہ یہ بھی یاد رہے کہ ماحصل اس آیت کا یہ ہے کہ جو لوگ دل و جان سے تیرے یا رسول اللہ غلام بن جائیں گے اُن کو وہ نورِ ایمان اور محبت اور عشق بخشا جائے گا کہ جو اُن کو غیر اللہ سے رہائی دیدے گا اور وہ گناہوں سے نجات پا جائیں گے اور اسی دنیا میں ایک پاک زندگی اُن کو عطا کی جائے گی اور نفسانی جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے وہ نکالے جائیں گے۔ اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ یعنی میں وہ مُردوں کو اُٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اُٹھائے جاتے ہیں۔ واضح ہو کہ قرآن کریم اس محاورہ سے بھرا پڑا ہے کہ دنیا مر چکی تھی اور خدا تعالیٰ نے اپنے اس نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر نئے سرے دنیا کو زندہ کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا یعنی اس بات کو سن رکھو کہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد خدا تعالیٰ زندہ کرتا ہے پھر اسی کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے حق میں فرماتا ہے وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ یعنی اُن کو روح القدس کے ساتھ مدد دی۔ اور روح القدس کی مدد یہ ہے کہ دلوں کو زندہ کرتا ہے اور روحانی موت سے نجات بخشتا ہے اور پاکیزہ قوتیں اور پاکیزہ حواس اور پاک علم عطا فرماتا ہے اور علوم یقینیہ اور براہین قطعیہ سے خدا تعالیٰ کے قرب تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ اس کے مقرب وہی ہیں جو یقینی طور پر جانتے ہیں کہ وہ ہے اور یقینی طور پر جانتے ہیں کہ اس کی قدرتیں اور اس کی رحمتیں اور اس کی مغفرتیں اور اس کی عدالتیں سب سچ ہے اور وہ جمیع فیوض کا مبدأ اور تمام نظام عالم کا سرچشمہ اور تمام سلسلہ علل و معلولات کا علۃ العلل ہے۔ مگر منفرد بالارادہ جس کے ہاتھ میں کُل مَلَکُوْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے اور یہ علوم جو مدار نجات ہیں یقینی اور قطعی طور پر بجز اس زندہ حیات کے جو بتوسط روح القدس انسان کو ملتی ہے اور قرآن کریم کا بڑا بھاری دعویٰ ہے کہ وہ حیات روحانی صرف متابعت اس رسول کریمؐ سے ملتی ہے اور تمام وہ لوگ جو اس نبی کی متابعت سے سرکش ہیں وہ مُردے ہیں۔ جن میں اس حیات کی روح نہیں ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۸۶ تا ۱۹۷)

خطبہ نکاح

سب خیر و برکت اللہ تعالیٰ سے زندہ اور حقیقی تعلق رکھنے میں ہے

اگر اللہ تعالیٰ کو علام الغیوب جانا جائے

تو انسان اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۴ر اخاء ۱۳۵۰ ہش کو ساڑھے چھ بجے شام احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں ایک نکاح کے اعلان کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

"اس وقت میں جس نکاح کے اعلان کیلئے یہاں آیا ہوں وہ عزیزہ بچی بشریٰ لطیف صاحبہ کا ہے جو مکرم محترم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب ساکن لاہور کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح پچیس ہزار روپے حق مہر پر عزیزم سمیع اللہ صاحب ابن مکرم محترم شیخ محمد عبد اللہ صاحب جنرل کالونی لاہور سے قرار پایا ہے

اللہ تعالیٰ ... ان صفات پر پختہ اور حقیقی ایمان لانا، جن کا ذکر قرآن کریم میں بیان ہوا ہے ہمارے نفس اور ہمارے معاشرہ کی اصلاح کے لئے ضروری ہے

یہ آیات قرآنیہ جو نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہیں ان میں ایک اشارہ اس طرف بھی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو علام الغیوب جانا جائے، یعنی کوئی چیز اس کی نظر اور اس کے علم کے احاطہ سے باہر نہیں، تو انسان اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کی طرف زیادہ توجہ کرتا ہے۔

اصل میں غلطی اور غفلت یا جو بدقسمتی ہے وہ گناہ پر دلیری بخشی لئے ہوتے ہیں کہ ان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ جس طرح انسان کی نگاہ سے اس کے اعمال پوشیدہ رکھے جا سکتے ہیں اسی طرح وہ اپنی نیتیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ یعنی اس کے علم سے پوشیدہ رکھ سکتا ہے۔ اگر یہ ذہنی کیفیت نہ ہو بلکہ انسان اس بات پر پختہ ایمان رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کو باریک سے باریک ذرے سے لے کر ستاروں کے بڑے سے بڑے خاندان ... رنگ یعنی کہکشاں تک کے سارے حالات کا علم ہے اور کوئی چیز اس کی نظر سے نہ پوشیدہ ہے اور نہ رہ سکتی ہے تو پھر انسان ان ذمہ داریوں کو نباہنے کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے جو مختلف شکلوں میں انسان پر اللہ تعالیٰ کی اس کامل اور مکمل شریعت قرآن کریم نے ڈالی ہیں۔

پس ہمیں ہر وقت ... اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ سب خیر اور برکت اسی میں ہے کہ ہم اپنا زندہ اور حقیقی تعلق اللہ تعالیٰ سے رکھیں اور اپنے ایمانوں کو پختہ کریں۔ پھر یہ دنیا اور دنیا کی خوشیاں اگرچہ مومن کا مقصود نہیں ہوتیں لیکن مومن کو مل مزید جاتی ہیں۔

پس اس رشتے کی جو ذمہ داریاں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو نباہنے کی ہر دو افراد یعنی میاں بیوی کو توفیق بخشے۔ اور کیونکہ یہ رشتے جوڑنے وہ خاندانوں پر بھی ذمہ داریاں ڈالتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہر دو خاندانوں کو بھی یہ ذمہ داریاں نبھاہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی نیتوں اور ان کے اعمال کو زیادہ سے زیادہ برکات اور رحمتوں کے حصول کا موجب بنائے۔ اور ہر دو خاندانوں کے لئے یہ رشتہ ہر طرح سے بابرکت ہو۔

ہمارے ان دونوں عزیزوں یعنی لڑکا اور لڑکی کے خاندان پرانے احمدی خاندان ہیں۔ پس جس طرح پہلوں نے اپنی توفیق اور اپنی ترتیب اور استعداد کے مطابق خدا کی راہ میں ایثار اور خدمت کے جذبے اور جد و جہد اور کوشش کو پیش کیا۔ خدا کرے کہ ان کے اس رشتہ سے پیدا ہونے والی نسل بھی اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیار اور آپؐ کی عزت کو قائم کرنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا وارث بننے والی ہو۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے فرمایا آؤ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو بہت بابرکت کرے۔ اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا کرائی۔

صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی انگلستان کو روانگی کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مختصر تقریر

بیرونی ممالک میں جانے والے احمدی طالب علم کا مقصد کیا ہونا چاہیئے!

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد سلمہ اللہ تعالیٰ تکمیل تعلیم کے سلسلہ میں مزید دو سال کے لئے انگلستان روانہ ہونے والے تھے۔ اس موقعہ پر مورخہ ۲۰ر تبوک ساڑھے چھ بجے شام کثیر التعداد احباب احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔ دعا سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے چند کلمات ارشاد فرمائے جو ہر ایسے طالب علم کے لئے جو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے بیرون ممالک جا رہا ہو رہنمائی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضور انور کے یہ زریں ارشادات افادۂ احباب کے لئے درج ذیل ہیں۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"عزیزہ مرزا انس احمد صاحب مزید تعلیم کے لئے آکسفورڈ جا رہے ہیں۔ آپ کو اس لئے تکلیف دی ہے کہ ہم مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو خیریت سے رکھے اور مقصد ایک احمدی متعلم کا ہے اس مقصد میں کامیاب ہوں (اللّٰھم آمین)

ہم باہر جا کر اس لئے تعلیم حاصل نہیں کرتے کہ وہاں کچھ صداقتیں ہیں جو ہمیں اسلام میں نہیں مل سکتیں۔ صرف باہر جا کر ملتی ہیں۔ بلکہ ہم اسلئے تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں کہ جن غلط باتوں کو وہ صداقتیں سمجھتے ہیں اُن کا جواب کس طرح دیا جاتا ہے۔ اُن کے دماغوں کے گند اور جھوٹ اور خلاف حقیقت باتوں کو کس طرح دور کیا جائے اور اُن سے ان کی کس طرح حفاظت کی جائے۔

پس ایک احمدی متعلم یعنی علم سیکھنے والے کا مقصد مذکورہ بالا ہے۔ اور ہر احمدی مرتے دم تک متعلم ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر انسان ہے تو ہر روز اور ہر آن اپنے علم میں اضافہ کر سکتا ہے اور اسے کرنا چاہیئے۔ پس آؤ مل کر دعا کر لیتے ہیں

اس کے بعد حضرت اقدس نے حاضرین سمیت لمبی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب کی ہر قدم پہ مدد فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ جس مقصد کے لئے یہ جا رہے ہیں اس میں انہیں کامیابی عطا فرمائے اور بخیر و عافیت بانیل مرام واپس تشریف لائیں۔

اللّٰھم آمین۔

رمضان المبارک میں

زکوٰۃ کی ادائیگی

یوں تو زکوٰۃ کی ادائیگی جب بھی واجب ہو جائے اس کا ادا کرنا ضروری ہی ہوتا ہے لیکن بعض لوگ زیادہ ثواب کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں ادائیگی کو ناپسند کرتے ہیں

اب رمضان المبارک کے مقدس ایام شروع ہو چکے ہیں۔ احباب سے گذارش ہے کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں ہی ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے ایمان افروز واقعات

از محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۝

(سورت انفال آیت ۳)

مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں۔ اور جب اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں نیز مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

بیرونی ممالک میں جس جس ملک میں جس جس شہر قصبہ اور گاؤں میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغِ اسلام ہو رہی ہے، وہ تمام ملک اور مقامات بلکہ ان کے مکین اور رہنے والے جنہوں نے احمدیت کے ذریعہ اسلام کی نعمتِ عظمیٰ کو پایا آیات اللہ اور خدا تعالےٰ کے نشانات ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر ثبت کرتے ہیں۔ اور ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں جب کہ برِّصغیر ہند میں مسلمان علماء آپ پر کفر کا فتویٰ لگا چکے تھے۔ اور مخالف آسمانی مشن کو اس کے آغاز میں ہی تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر اعلان دی۔

فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔

کہ وقت آگیا ہے کہ آپ کی مدد کی جائے۔ بنی نوعِ انسان میں آپ کو متعارف کرایا جائے۔ پھر لوگوں کی مخالفت اور ان کے لعن طعن سے بے پرواہ ہو کر اپنے ایک شعر میں کس تحدی سے اپنی کامیابی اور عالمی شہرت کی پیشگوئی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

دَمَا اَشْقٰی بِلَعْنِ اللَّاعِنِیْنَا
وَصِیْتِیْ سَوْفَ یَذْکُرُنِیْ الْبِلَادِ

یعنی:- لعن طعن کرنے والوں کی لعن طعن مجھے میرے مقصدِ عظیم میں ناکام نہیں کر سکتی اور وہ زمانہ آ رہا ہے کہ میرا ذکر شہروں اور ملکوں میں عزت سے لیا جائے گا پس

ہر وہ ملک شہر قصبہ یا گاؤں جہاں اب احمدیت کے ذریعہ تبلیغِ اسلام ہو رہی ہے۔ اس کے رہنے والے جو احمدی مبلغین کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو کر حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے۔ وہ آپ کے فرزند جلیل بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے مامور من اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ اور مومنین کے ایمان میں ترقی کا باعث ہیں۔

انہی ممالک میں سے ایک ملک برِّ اعظم افریقہ کے مغربی حصّہ میں غانا کا ہے جو اپنی آزادی سے قبل گولڈ کوسٹ کے نام سے مشہور تھا۔ اور یہی وہ علاقہ ہے جس میں خاکسار کو پندرہ سولہ سال تک خدمتِ اسلام کی سعادت حاصل ہوئی اور آج اس مختصر وقت میں خاکسار اس ملک سے متعلق چند واقعات پیشِ خدمت کرے گا۔ جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کا واضح ثبوت اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر برہانِ قاطع ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے خدائی سلسلہ ہونے کی آیتِ بیّنہ کا کام دیتے ہیں

(۱) غانا میں احمدیت کا آغاز بھی خدائی تقدیر ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

کے مطابق ایک خواب کے ذریعہ ہوا۔ جو اس ملک کے وسطی حصّہ میں واقع گاؤں EKRAWFO کے ایک باشندہ یوسف نیارکو نامی نے ۱۹۲۰ء میں اپنی عارضی رہائش گاہ واقع منکسم (MANKESSIM) میں دیکھا کہ وہ گورے رنگ کے آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے۔ یہ اُن دنوں کی خواب ہے جب کہ یورپین پادری مغربی افریقہ میں اپنی حکومت کی بھرپور مدد سے عیسائیت کا جال وسیع پیمانے پر پھیلا رہے تھے۔ اور عیسائیت کا شکار ہونے والے مقامی لوگ مسلمانوں کو یہ طعنہ دیتے تھے کہ اسلام (جسے وہ محمڈن ازم کا نام دیتے تھے) صرف کالے لوگوں کا مذہب ہے۔ کوئی سفید فام

مسلمان نہیں۔

بہر حال یوسف نیارکو نے اپنی خواب کا ذکر ایک نائیجیرین مسلمان عبدالرحمٰن پیڈرو (PEDRO) سے کیا جو منکسم سے چھ میل کے فاصلے پر سالٹ پانڈ کے قصبہ میں رہتا تھا۔ عبدالرحمٰن نے یوسف کی خواب سن کر کہا کہ میں نے ہندوستان میں ایک مسلم مشن کے موجود ہونے کے متعلق اخبارات میں پڑھا ہے۔ جس کی ایک برانچ لنڈن میں بھی ہے۔ اور اس کے ممبران کا مذہب و عقیدہ عین اسلام ہے۔

"یوسف نیارکو" نے اپنی خواب ایک سرکردہ مسلمان چیف مہدی APPAH کو بتائی جس نے اردگرد کے علاقہ کے تمام مسلمانوں کی منکسم میں میٹنگ بلائی اور یہاں فیصلہ ہوا کہ قادیان خط لکھ کر ایک مبلغ کے غانا بھجوانے کی درخواست کی جائے جس کے نتیجہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے محترم الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیّرؓ کو لنڈن سے غانا بھجوایا اور سینکڑوں لوگ احمدیت کے ذریعہ اسلامِ حقیقی سے وابستہ ہو گئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

(۲) :- احمدیت کا آغاز غانا کے جنوبی حصّہ میں ہوا تاہم سلسلۂ حقّہ ایک علاقہ میں محصور نہیں رہ سکتا اور اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان غیب سے پیدا کر دیئے کہ شمالی علاقہ احمدیت کے نور سے منور ہو۔ ۱۹۲۹ء میں شمالی غانا کے مشہور قصبہ (WA) کا ایک مشہور باشندہ (MOMAIN KORI) محترم الحاج فضل الرحمان صاحب حکیم (جو کہ مکرم الحاج نیر صاحب کے بعد اس ملک میں گئے تھے) سے خط و کتابت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں داخل ہوا۔ اور اس طرح احمدیت کی بنیاد شمالی غانا میں پڑی لیکن اس علاقہ میں روحانی انقلاب کے باعث ایک اور شخص ہوا جس کا نام الحاج محمد صالح تھا۔ اس نے محترم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علی مرحوم کے ذریعہ ۱۹۳۲ء میں صداقت کو قبول کیا۔ اور پھر دیوانہ وار تبلیغ میں مشغول ہو گیا۔ اور اپریل ۱۹۳۳ء میں باقاعدہ جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ طاغوتی طاقتیں کیسے خاموش رہ سکتی تھی۔ انہوں نے اپنے تمام سازو سامان کے ساتھ مخالفت کی آگ کو بھڑکانا شروع کر دیا۔ اور الحاج صالح کو تمام قسم کے دکھ اور تکالیف دی گئیں

ایک مرتبہ ایک مخالف روشندان سے الحاج صالح کے کمرے میں داخل ہوا۔ آپ کتاب اللہ کی تلاوت میں مشغول تھے۔ مخالف نے شدّتِ بغض سے بدحواسی میں جو وار کیا۔ اس سے قرآنِ کریم دو ٹکڑوں میں کٹ گیا۔ اور الحاج صالح معجزانہ طور پر بچ گئے۔ ان کا اس کٹے ہوئے قرآن کریم کا نسخہ تا حال جماعتِ "وا" کے پاس موجود ہے۔ مخالفت بڑھتی رہی یہاں تک کہ مخالفین سلسلہ مکرم الحاج صالح کو اس کے آبائی وطن سے جون ۱۹۴۷ء میں زبردستی نکالنے میں کامیاب ہو گئے۔ مگر پانچ ماہ کے بعد وہ حکومت کے اعلےٰ افسران کی مداخلت سے پھر واپس چلے گئے۔ لیکن مخالفین اپنی مخالفت میں کوئی کمی کرنے والے نہ تھے۔ خصوصاً جبکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا

کے ماتحت ایک ایک دو دو کر کے لوگ احمدیت کو قبول کرتے جا رہے ہیں چنانچہ مخالفین احمدیوں کو زبردستی شہر سے نکالنے میں کامیاب ہو جاتے اور اللہ تعالےٰ پھر احمدیوں کی واپسی کا انتظام فرما دیتا یہ انخلاء اور واپسی کے دور وا (WA) کے احمدی پر آتے رہے۔ اور اندر ہی اندر حق کی متلاشی روحوں کے لئے صداقت کو معلوم کرنے کا جذبہ بڑھتا رہا اور یہ مخالفت ہی احمدیت کی ترقی کے لئے کھاد ثابت ہوئی جس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ مقام جہاں سے ایک احمدی کو نکال کر وہ سمجھتے تھے کہ احمدیت یہاں پنپ نہیں سکتی۔ اس مقام کو اللہ تعالےٰ نے یہ شرف عطا فرمایا کہ تمام غانا میں ایک جگہ کی سب سے بڑی آبادی وا میں ہے۔ جو اب ہزاروں کی تعداد میں ہے۔ اور غانا کی سب سے پہلی سب سے مخلص اور سب سے زیادہ منظم جماعت ہے غانا کی سب سے بڑی مسجد بھی وا میں ہی ہے۔ اور اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خیالات کے مطابق مجلس نصرت جہاں کی سکیم "آگے بڑھو" کے ماتحت سب سے پہلا احمدیہ گرلز سیکنڈری سکول بھی جو حضرت جہاں آپا بیگم کے نام سے موسوم ہے وا میں ہی شروع کیا گیا ہے اور تو اور غانا کی سب سے پہلی پیپلز اسمبلی میں وا کے حلقہ سے منتخب نمائندہ بھی الحاج صالح ہی تھے

(باقی صفحہ ۶ پر)

ایک دردمندانہ اپیل

از مکرم محمد اظہر صاحب برہ پورہ ــــــ بھاگلپور

> کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ بہشت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تم کو ان لوگوں کی سی حالت پیش نہیں آئی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں (یعنی وہ لوگ) جنہیں سختیاں اور تکالیف پہنچیں۔ اور وہ جھنجوڑے گئے یہاں تک کہ خدا کا رسول اور وہ مومن جو اس کے ساتھ تھے پکار اٹھے کہ: خدا کی مدد و نصرت کا کوئی وقت بھی مقدر ہے ــــ؟ سنبھلو! خدا کی نصرت کا وقت قریب آگیا ہے۔
>
> (سورت بقرہ ۲۶/۱)

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے شمع احمدیت کے ہم پروانوں کو نور ہدایت سے سرفراز فرمایا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم میں نور و ہدایت کی یہ شمع فروزاں نہ ہوتی تو ہم لوگ بھی دوسری اسلامی جماعتوں، فرقوں اور گروہوں کی طرح سرگرداں و پریشان ہوتے۔ لیکن نہیں اللہ تعالےٰ کے احسان بے پایاں کے تحت ہمیں مسیح وقت کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا جس کے نتیجہ میں حق و باطل کی تمیز ہوئی احکام ربانی کو شناخت کیا رسول خدا کو پہچانا۔ اور خدا تعالےٰ کے دائمی انعام و اکرام کے باعث جبکہ ہم روحانی اعتبار سے مردوں سے بھی بدتر ہو چکے تھے کہ مسیح زمان کی انفاس قدسیہ اور قوت قدسیہ نے ہمیں تمام روحانی امراض سے شفا عطا فرمائی اور ہمیں جو بارگاہ الٰہی سے دور جا پڑے تھے۔ پھر سے خدا کے قریب کر دیا۔ یہ کیا کم خوش نصیبی ہے کہ آج ہم میں فیضان الٰہی جاری ہے۔ رحمتوں اور افضال کی بارش ہو رہی ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ان رحمتوں اور فضلوں کو اپنی اپنی استعداد اور ظرف کے مطابق سمیٹیں۔ اور اپنے دامنوں میں بھر لیں حیات ناپائیدار کا کیا اعتبار۔ نہ معلوم کب زندگی کا یہ بلبلا پھوٹے اور سطح آب میں روپوش ہو جائے۔ اسلئے جہاں میں اپنے [illegible] محترم بزرگان کی خدمت میں دعا کی یہ درخواست کرونگا کہ اللہ تعالےٰ ہم کمزور ناتواں بندوں کو وہ تمام تقاضے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جسکا تقاضا اس کا بابرکت نظام سلسلہ ہے۔ وہاں اپنے [illegible] بھائیوں اور عزیزوں سے بھی چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں یہ اپیل کروں گا کہ

بھائیو! سورت بقرہ کی وہ آیت کریمہ جس کا ترجمہ و مفہوم عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے۔ ظاہر کرتی ہے کہ الٰہی سلسلے صبر آزما ابتلاؤں میں داخل ہوئے بغیر ترقیات و کامیابی سے ہم کنارہ نہیں ہو سکتے بلاشبہ یہ وہ کٹھن منزل ہے جس کی تاب نہ لاکر گذشتہ انبیاء اور ان کی جماعتیں بھی یہ پکار اٹھیں کہ

"مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ"

یعنی خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کب آئے گی؟ پھر ہم یہ کیونکر باور کر لیں کہ محض اپنی زبان سے صداقت احمدیت کا اعتراف کر لینے کے نتیجہ میں ہم اس گنج گرانمایہ کے وارث بن جائیں گے۔ جس کا وعدہ خدا تعالےٰ کر چکا ہے۔ اگر ہم اس زعم باطل میں مبتلا رہیں تو بخدا ہم سے زیادہ نادان اور کوئی نہیں۔

آج جب ہم برّ اعظم افریقہ کے صحراؤں اور دوسرے بیرونی ممالک میں آباد لاکھوں مخلص نو احمدیوں کے جذبہ اخلاص و قربانی کا سرسری جائزہ لیتے ہیں تو رشک و ندامت کے جذبات کے تحت ہماری نگاہیں نم آلود ہو جاتی ہیں اور ذہن سوچنے لگتا ہے کہ نور ہدایت کی جو شمع ہم میں روشن ہوئی تھی آج ہم سے کہیں زیادہ اس کے شیدائی وہ پروانے ہیں جنہوں نے ایک عرصہ بعد اس سے اکتساب نور کیا

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ ارشادات کے مطابق آج دنیا تباہی اور بربادی کے گڑھے پھر [illegible] کھڑی ہے۔ انسان امن و آشتی اور اطمینان قلب کی تلاش میں پریشان و سرگرداں نظر آتا ہے اور اس کی اس روحانی تشنگی اور قلبی بے چینی کا مداوا افراد جماعت احمدیہ کے ذمہ ہے۔ پس ہمیں اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کو دور کرنا ہوگا اپنی قربانیوں اور اخلاص کے معیار پر نظر ثانی کرنی ہوگی اور ایک نئے عزم اور قربانی کے نئے جذبات سے سرشار ہو کر میدان عمل میں کودنا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ دین متین کے حقیقی خدمت گذار اور شمع احمدیت کے مخلص و شیدائی پروانے بننے کی توفیق عطا فرمائے

آمین اللھم آمین

مبلغین کرام کیلئے ضروری ہدایت

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے مبلغین کرام اپنی اپنی جگہ درس تدریس کا سلسلہ جاری کریں اور اپنے پروگرام سے نظارت کو مطلع کریں اس وقت مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کو جماعت احمدیہ یادگیر اور مکرم مولوی کے محمد عمادی صاحب کو جماعت احمدیہ کروناگاپلی میں درس تدریس کے لئے بھجوایا جا چکا ہے۔ باقی مبلغین کرام اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز میں تبلیغی اور درسی پروگرام جاری کریں اور ماہ رمضان کی برکات سے خود اور احباب جماعت کو مستفیض کرنے کی کوشش کریں

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ کیرنگ میں ہفتہ تحریک جدید

مرکزی ہدایت کے مطابق بفضلہ تعالےٰ خاکسار کی زیر نگرانی جماعت احمدیہ کیرنگ میں ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔ جس کے ماتحت روزانہ اجلاسات کا اہتمام کیا گیا ان اجلاسات میں خاکسار کے علاوہ علی الترتیب مکرم مولوی عبدالمطلب صاحب قاضی جماعت احمدیہ کیرنگ مکرم مولوی معین الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید مکرم منشی انیس الرحمان صاحب سیکرٹری تعلیم مکرم شیخ شمس الحق صاحب M.SC. اور مکرم یامین خان صاحب نے تقاریر کیں اللہ تعالےٰ ان مساعی کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ اور احباب جماعت کو بیش از بیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے آمین

خاکسار سید فضل عمر کٹکی خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ کیرنگ

اعلان نکاح!

مکرم محمد یوسف صاحب شیخ ساکن ہاری پاری گام کا نکاح عزیزہ حسینہ بانو بنت محمد منور صاحب صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کے ہمراہ تین صد روپیہ حق مہر کے عوض مولوی بشیر الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ نے بتاریخ ۹/۱۰/۷۱ پڑھا بزرگان سلسلہ اور درویشان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ جانبین کیلئے یہ رشتہ موجب برکت کرے آمین محمد یوسف صاحب نے پانچ روپے بطور شکرانہ قادیان بھیجے ہیں۔

خاکسار محمد رمضان نورتاتی معلم وقف جدید ہاری پاری گام

(بقیہ صفحہ ...)

نبوی کے مطابق جس کا اوّل حصہ باعث رحمت ہے اور وسط حصہ باعث مغفرت ہے۔ اور آخری حصہ آگ سے نجات کا باعث ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بابرکت ماہ کی برکات سے کما حقہٗ مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین

"روزہ" — اسلام کا ایک اہم رکن

از مکرم عبد الرشید صاحب ضیاؔ متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے ہر زمانہ اور ہر قوم میں اپنے ہادی اور راہنما بھیجتا رہا ہے۔ تاہم ابتدا میں تمدنی و معاشرتی اعتبار سے یہ کائنات چونکہ مختلف طبقات میں منقسم تھی اس لئے آنے والے یہ راہنما بھی صرف اپنے زمانہ اور اپنی قوم کے لئے ہی مخصوص ہوتے تھے۔ ان کی تعلیمات زمانہ اور قوم کے معیار، ضروریات اور مزاج کے مطابق محدود ہوتی تھیں۔ بالآخر جب معاشرتی اعتبار سے دنیا ایک پلیٹ فارم پر مجتمع ہو گئی تو نبوتِ تشریعی کا یہ سلسلہ بھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کے لئے جو مکمل ضابطۂ حیات اور ابدی ہدایت نامہ دینا تھا وہ آپ کے ذریعہ قرآن کریم کی شکل میں دے دیا گیا۔ اس طرح اسلام کو ایک مکمل اور جامع مذہب اور قرآن کو ایک مکمل ہدایت نامہ اور ایسا ضابطۂ حیات قرار دیا جو قیامت تک سارے بنی نوع انسان کے لئے مشعلِ ہدایت کا کام دیتا رہے گا۔ مذہب اسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے عبادات میں جن امور کو فرض قرار دیا ہے وہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد ہیں جس طرح نماز ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ اسی طرح روزہ بھی ہر مسلمان بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپنی برکات سماویہ کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ مبارک اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس ماہ کو پائیں اور اس کی روحانی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ وہ بابرکت مہینہ ہے۔ جس کی عظمت کلام پاک میں یوں بیان ہوئی ہے۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ

(سورۃ بقرہ)

کہ رمضان المبارک وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم کا نزول ہوا تھا۔ وہ قرآن جو تمام دنیا کے لئے ہدایت کے بے شمار نشانات پر مشتمل ہے۔ پس جو کوئی اس مہینہ کو پائے وہ روزہ رکھے" گویا نزولِ وحی الٰہی اور برکاتِ سماویہ کا اس مہینہ سے خاص تعلق ہے۔ عربی زبان میں روزہ کا لفظ صوم سے تعبیر کیا جاتا ہے لغت میں صوم کے معنی مطلقاً "الامساك" یعنی رکنے اور روکنے کے ہیں۔ صوم کی شرعی اصطلاح کے بارے میں امام نووی لکھتے ہیں

انه امساك مخصوص فی زمن مخصوص بشرائط مخصوصة۔

یعنی کھانے پینے وغیرہ سے ایک خاص مقررہ وقت تک مخصوص شرائط کے ساتھ رکنے کو اسلامی اصطلاح میں صوم کہتے ہیں ان معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے لفظِ صوم کے پورے معنے یہی ہو گئے کہ ایک عاقل بالغ اور تندرست مسلمان صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک کھانے پینے ازدواجی تعلقات فضول گوئی اور ہر قسم کی لغویات سے اپنے آپ کو روکے عبادات میں منہمک ہو۔ قرآن کریم کی تلاوت کرے فقراء اور مساکین کی خدمت کرے اپنے نفس اور جسم کے ہر عضو پر کنٹرول رکھے حتیٰ کہ اس کے جسم کا ہر حصہ اپنے اندر تبدیلی سی محسوس کرے۔ جب انسانی نفس اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرے گا تو اس تبدیلی کے نتیجہ میں اس میں غیر معمولی تغیر اور روحانی انقلاب پیدا ہو جائے گا جسے عرفِ عام میں اصلاحِ نفس سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور قرآنی اصطلاح میں اسے تقویٰ کہا جائے گا۔ اور یہی چیز روزہ کی علتِ غائی اور مقصدِ حقیقی ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ لعلکم تتقون اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں روزے کے تین مقاصد بیان فرمائے ہیں۔

روزے کا پہلا مقصد قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ لعلکم تتقون تاکہ تم خدا تعالےٰ سے ڈرتے ہوئے اخلاقی اور اجتماعی کمزوریوں سے بچو کیونکہ تقویٰ کا حصول روزہ پر منحصر ہے۔ اور وہ حصول یوں ہوتا ہے کہ جب ایک مسلمان کے دل میں خشیت اللہ پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے ہر کام میں اپنے رب کی رضامندی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر بدی سے نفرت کرنے لگتا ہے۔ اور اس کی طبیعت کا میلان اچھے کاموں کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ متقی وہ ہوتا ہے جس کی زندگی اور اس کے سب کام اللہ تعالےٰ کی مرضی کے مطابق ہوں۔

دوسرا مقصد ان الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھدٰکم تاکہ تم اللہ تعالےٰ کی راہنمائی اور ہدایت کے مطابق اس کی عظمت اور بڑائی کا اعتراف کرو یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کا تصور دل میں نہ آنے پائے

تیسرا مقصد لعلکم تشکرون کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے یعنی تم اس کا شکر کرو خدا تعالےٰ کا حقیقی شکر یہ ہے کہ انسان کے جملہ اعضاء خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق کام کریں۔ یہ وہ تین مقاصد ہیں جو آپس میں گہرا ربط رکھتے ہیں۔

اسلام سے قبل بھی دیگر مذاہب میں روزہ رکھنے کا رواج رہا ہے۔ گو روزہ کی تعداد احکام اور روزہ کے وقت کے متعلق جملہ ادیان میں فرق ہے۔ لیکن اسلام نے اگر اس کی مدت اور وقت مقرر فرمایا تاکہ اس میں افراط و تفریط کا موقعہ نہ پیدا ہو سکے اسلام سے قبل یہودی مذہب کے ماننے والے ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ ماہ محرم میں وہ یوم عاشورہ یعنی دس محرم کو چوبیس گھنٹے کا روزہ رکھتے تھے۔ اسی طرح قریش مکہ بھی اسلام سے قبل سال میں تین دن کے روزے رکھتے تھے۔ اسی طرح ہندو مذہب میں بھی روزے کا رواج پایا جاتا ہے۔ جسے وہ اپنی زبان میں ورت یا برت کہتے ہیں۔ ابتدائی زمانے میں کھانے پینے کی چیزوں سے روکا گیا تھا۔ لیکن آج وہ صرف پکائی ہوئی چیزوں کا استعمال نہیں کرتے۔ اسی طرح مسیح علیہ السلام نے بھی روزے رکھے تھے جیسے کہ انجیل میں آتا ہے۔ "اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کرنے آخر اس کو بھوک لگی (متی باب ۴ آیت ۱-۲) یہاں فاقہ سے مراد روزہ ہی ہے۔ اسلام اس خصوصیت سے اپنے آپ کو کیوں باہر رکھ سکتا تھا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یا یھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون یعنی اے مسلمانو تم پر روزے کا رکھنا شاق نہ گزرے کیونکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی یہ فرض کئے گئے تھے۔ اور آج تم پر بھی روزہ فرض کیا گیا ہے تاکہ تم ان لوگوں کے اعتراض سے بچو۔ اگر اسلام میں روزے نہ ہوتے تو یہ لوگ اعتراض کرتے کہ ہم لوگوں نے روزے رکھے اور اس کی تکالیف شاقہ برداشت کی ہیں جبکہ مسلمان نہیں کرتے۔

پس کیا ہی مبارک ہے یہ مہینہ جس کا نزول برکاتِ سماویہ کے ساتھ ہوا اور قرآن

(باقی صفحہ ۱۲ کالم ۱)

بقیہ صفحہ (۵)

۱۹۳۹ء میں غانا کے ساحلی علاقہ میں GOMASARAHA گاؤں میں ایک شخص نے پروپیگنڈہ شروع کیا کہ وہ مہدی آیا ہے اور ابھی تک کوئی مہدی وغیرہ نہیں آیا ہے۔ اس جماعت کے دو مسلمانوں نے جماعت کے امیر مکرم الحاج نذیر احمد صاحب مبشر کو بلایا اور انہوں نے عربی میں علاماتِ مہدی وغیرہ پر تقریر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں ان علامات کے پورا ہونے کو بیان کیا دوسرے دن اس گاؤں کے غیر از جماعت احباب بلکہ اس کے اردگرد کے اور گرد کے دیگر دیہات کے لوگوں نے اپنے ملکی رواج کے مطابق سفید کپڑے کے ٹکڑے جو فتح کی علامت قرار دیئے جاتے ہیں) سروں پر باندھ کر جلوس نکالے اور جلوس میں یہ فینٹی زبان میں گانے پڑھے کہ زمانہ نہیں آیا اس سے مہدی نہیں آیا۔ اس پر مکرم مبشر احمد صاحب نے دعا کی دو ایک دن میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے بتایا گیا زلزلہ آئے گا۔ دو تین دن بعد مکرم مبشر صاحب نے اس علاقہ کے تین دیہات میں جلسے کر کے زلزلوں کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان فرمائیں جب وہ [illegible] کے بعد تیسرے مقام پر پہنچے تو [illegible] جمعہ کی درمیانی شب کو تنفر کے بعد زلزلہ آئے اور غانا کے دارالخلافہ اکرا میں عمارت کو نقصان

مکرم مبشر صاحب جب اس گاؤں سے واپس ہوئے تو راستے میں دیہات میں احمدی، عیسائی مشرک کھڑے ہو کر کہہ رہے تھے کہ زلزلہ آگیا ہے اس لئے مہدی آگیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں یکصد اسی افراد داخلِ سلسلہ ہوئے

جماعتِ احمدیہ یادگیر قربانیوں کے میدان میں

از مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ جماعتِ احمدیہ ـــ یادگیر

الٰہی سلسلوں کے قیام اور ان کی بقاء کے لئے اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو جانی مالی قربانی کے لئے تیار کرتا اور ایسے وجود پیدا کرتا ہے۔ جو وقت کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ یہ پاک نمونہ ہمیں ہر نبی اور رسول کے متبعین اور ان کے پیرؤوں میں ملتا ہے۔ خصوصاً حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں نے جو بلند مرتبہ نمونہ دکھایا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی شان و شوکت اور اس کی سربلندی کے لئے جو وعدے رسول کریم صلعم سے فرمائے تھے وہ بہر حال پورے ہوتے تھے۔ موجودہ زمانہ میں جبکہ مسلمان ہر جہت سے پست اور کمزور ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو تجدید دین کے لئے دوبارہ مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ سے ایک ایسی جماعت قائم فرمائی جس نے جانی، مالی، قولی و فعلی قربانیوں سے اسلام کی از سر نو آبیاشی کا بیڑا اٹھایا۔ میں اس وقت بغرضِ دعا جماعت احمدیہ یادگیر (میسور اسٹیٹ) کی قربانیوں پر طائرانہ نظر ڈال رہا ہوں۔

جماعت احمدیہ یادگیر کے بانی حضرت سیٹھ شیخ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلسلہ کی خاطر لاکھوں روپے خرچ کئے بچوں کی تعلیم مقامی مسجد کی تعمیر اور لائبریری کا قیام آج آپ کی طرف سے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے اس نیک نمونہ پر آپ کے فرزند محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر بھی عامل ہیں۔ اسوقت آپ ایک اسکول چلا رہے ہیں۔ جس کے جملہ اخراجات کا کثیر بوجھ موصوف نے اپنے کندھوں پر اٹھایا ہے اس کے علاوہ بھی آپ کو کل طور پر تبلیغی و تربیتی مساعی پر بہت سا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اور مرکز کی ہر تحریک کو بشاشتِ قلبی سے قبول کرتے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ آپ کے بھتیجے اور محترم سیٹھ عبد الحی صاحب مرحوم کے فرزند مکرم سیٹھ خلیل احمد صاحب اور مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب اپنے دادا کی یادگار لائبریری اور مسجد احمدیہ یادگیر کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ نہ صرف یہ خاندان اپنے نیک نمونہ اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار کی وجہ سے بلکہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد مرکز کی ہر تحریک میں خوشی سے حصہ لیتا ہے جماعت کے اندر اس وقت قربانیوں اور ایثار کے لئے جو روح دکھائی دیتی ہے اسمیں امارت کی شاندار قیادت اور خاندان حضرت سیٹھ حسن رضی اللہ عنہ کے افراد کا جذبہ ایثار نمایاں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت عطا فرمائے اور مزید قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین

خدام الاحمدیہ یادگیر

بفضلہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر بھی ایک فعال تنظیم کی حیثیت رکھتی ہے۔ دوران سال ۱۹۷۱ء میں مجلس کے زیر اہتمام مختلف مقامات جلسے کئے جاتے رہے اس کے علاوہ ہر محلہ میں ہفتہ وار تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا جاتا رہا جس میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور تقاریر کے علاوہ ہر قسم کے انتظامات کرنے میں شاندار نمونہ دکھایا مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر نے باوجود اپنی کثیر مصروفیات کے وقت نکال کر خدام کی تربیت اور تعلیم کے لئے ہر جمعہ کو ایک اجلاس رکھا جس میں کثرت سے خدام شریک ہوتے رہے۔ غرضیکہ خدام کی سرکردگی میں اطفال اور انصار کا ہر فرد جماعت کی ہر تحریک اور دوسرے تبلیغی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے۔ اور بڑے ولولہ اور جوش سے یہ خدام کام کر رہے ہیں۔ اس کا اثر غیر مسلموں اور غیر احمدیوں پر اسقدر ہے کہ وہ باوجود سخت مخالف ہونے کے جماعت کے نظم و نسق اور پابندی نماز کے قائل ہیں۔

وقفِ عارضی

وقفِ عارضی کی تحریک جو چند سالوں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جاری فرمائی ہے۔ اس پر جماعت کے افراد حسب توفیق عمل کرتے ہیں۔ امسال جماعتِ احمدیہ یادگیر کے مندرجہ ذیل احباب نے اس تحریک میں حصہ لیا مکرم رحمت اللہ صاحب ابن مکرم مولوی عبد الروف صاحب نے ایک ہفتہ اپنے خرچ پر تالی کوٹ اور دیگر مختلف مقامات میں تبلیغ کا کام کیا اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب نے ایک ہفتہ کے لئے اپنی طرف سے مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کو وقفِ عارضی کے لئے بھجوایا انہوں نے ویلودرگ اور آرکرہ کے مقام پر تبلیغ و تربیت کا کام سر انجام دیا جسکے شاندار نتائج بھی برآمد ہوئے اللہ تعالیٰ سیٹھ صمد صاحب کو اس کی جزاء عطا فرمائے۔ آمین

اس کے علاوہ بہت سے احباب نے اپنے طور پر تبلیغ و تربیت کا کام کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

تربیت

تربیت کے لئے ہر محلہ میں زعماء مقرر کئے گئے ہیں جو بچوں اور نوجوانوں کی تربیت و تعلیم کا خیال رکھتے ہیں۔

محلہ مسلم پورہ

محلہ مسلم پورہ میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہودڑی زعیم مقرر ہیں۔ جو بڑے اخلاص اور تندہی سے کام کرتے ہیں بچوں اور نوجوانوں کو نماز کے لئے مسجد میں لاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے طور پر ساٹھ کے قریب بچوں کو تعلیم بھی دیتے ہیں۔

کالا چبوترہ

اسی طرح محلہ کالا چبوترہ میں مکرم عبد القدیر صاحب زعیم مقرر ہیں باوجود مسجد سے بہت دور ہونے کے ہر روز محلہ کے بچوں اور نوجوانوں کو ساتھ لاکر مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ مکرم یعقوب خاں صاحب زعیم بھی اپنے محلہ کے بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ کرتے ہیں اور اسی طرح زعماء کے تعاون اور اخلاص سے جماعت کے اندر تربیت کا کام بھی بڑی آسانی کے ساتھ انجام پا رہا ہے قربانیوں اور اخلاص کے یہ بے پناہ جذبے مردوں اور عورتوں میں یکساں پائے جاتے ہیں۔ پوری جماعت عموماً اور خاندان حضرت سیٹھ حسن کے افراد خصوصاً مرکزی نمائندوں کی عزت و احترام اور مرکز کے ساتھ والہانہ محبت اور عشق رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام جماعت کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے اور مزید مقبول بارگاہ الٰہی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے

آمین

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد زکریا صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک اڑیسہ کی آنت کا میجر اپریشن کٹک اسپتال میں ہو گیا ہے۔ درویش بھائیوں اور بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ فضل الرحمان

(۲) میری اہلیہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ پندرہ یوم سے علیل ہیں اور سرکاری دواخانہ نظام آباد میں داخل ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر نے کمزوری بہت بتلائی ہے۔ بزرگان جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ نذیر احمد ریلوے پولیس نظام آباد

(۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سی برکت اللہ صاحب سیکرٹری مال کوڈالی کو فرزند سے نوازا ہے۔ احباب نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ وہ نیک خادم دین اور عمر والا ہو آمین

ناسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

اخبار بدر کی خریداری اور اعانت ہر صاحب استطاعت احمدی کا جماعتی فرض ہے۔

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی ۳۰ راپریل ۱۹۷۴ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاچکی ہے احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ اور جن جن جماعتوں کے انتخابات تا حال نہیں ہوئے۔ وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں اور انتخابات کرواکر منظوری حاصل فرمائیں۔

انسپکٹران بیت المال و تحریک جدید و وقف جدید اور مبلغین سلسلہ اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھی توجہ فرمائیں۔ تاکہ جلد از جلد انتخابات مکمل ہو کر نئے عہدیداران آئندہ تین سالوں تک کے لئے خدمت سلسلہ احسن رنگ میں سرانجام دے سکیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعت احمدیہ رانچی (بہار)

صدر — مکرم خانبہادر سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ

سیکرٹری عملہ شعبہ جات — مکرم سید تبریز احمد صاحب ایڈووکیٹ

جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

صدر — مکرم بشیر خاں صاحب

نائب صدر — ,, کمال الدین خان صاحب

سیکرٹری مال — مکرم آفتاب الدین خاں صاحب

,, امور عامہ — ,, جبار الحق خاں صاحب

,, تعلیم — ,, انیس الرحمٰن خاں صاحب

,, دعوۃ و تبلیغ و تربیت — ,, محمد نصیر الدین خاں صاحب

,, تحریک جدید و دعایا — ,, معین الدین خاں صاحب

,, وقف جدید — ,, عبد الرحیم خاں صاحب

,, ضیافت — ,, ربانہ خاں صاحب

امین — ,, شمس الدین خاں صاحب

آڈیٹر — ,, فضل محمد صاحب

قاضی — ,, عبد المطلب خاں صاحب

جماعت احمدیہ بانگاگوڑہ (اڑیسہ)

صدر — مکرم مولوی مرزا شیر علی بیگ صاحب

سیکرٹری مال و امام الصلوٰۃ — ,, منشی مور علی خاں صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ ایس۔ پی

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت — مکرم منشی عبد اللطیف صاحب

سیکرٹری ضیافت — ,, مرزا امجد علی بیگ صاحب

جماعت احمدیہ گوٹارہ (مدراس)

صدر و سکرٹری مال — مکرم ایم عبد القادر صاحب

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت و سیکرٹری تعلیم — ,, وی۔ ایم عبد الرحمٰن صاحب

سیکرٹری امور عامہ — مکرم سید محمد صاحب

جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر)

صدر و امین — مکرم مولانا عبد الواحد صاحب فاضل

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و تربیت — مکرم عبد الکریم صاحب ملک

سیکرٹری تعلیم — مکرم ماسٹر سید احمد صاحب ڈار

سیکرٹری امور عامہ — ,, عبد الغنی صاحب نائک

سیکرٹری مال — ,, ماسٹر عبد الحکیم صاحب

,, ضیافت — ,, عبد الکریم صاحب رشی

,, جائداد — ,, غلام محمد صاحب رشی

,, تحریک جدید و وقف جدید — ,, عبد المنان صاحب نائک

آڈیٹر و محاسب — ,, ماسٹر عبد الوہاب صاحب

قاضی و امام الصلوٰۃ — ,, عبد القادر صاحب بیگ

جماعت احمدیہ کوریل (کشمیر)

سیکرٹری امور عامہ — مکرم مولوی نور احمد صاحب فاضل۔

درخواستہائے دعا

● مکرم محمد یامین صاحب ندیم لنڈن نے تحریر فرمایا ہے کہ مکرم کھوکھر صاحب کے پوتے کو ایک ایکسیڈنٹ میں بہت چوٹیں آئی ہیں۔ اس بچے کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائی جائے مکرم کھوکھر صاحب نے صدقہ کے لئے چار پونڈ کی رقم بھی ارسال فرمائی ہے اور صدقہ کروا دیا گیا ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

● خاکسار کی صحت چند روز سے بخار میں مبتلا رہنے کی وجہ سے کمزور ہوگئی ہے بحالی صحت کے لئے جملہ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار میر عبد الرشید احمدی یاڑی پورہ (کشمیر)

● مکرم محمد شمس عالم صاحب آف بھاگلپور (بہار) امتحان بی۔ ایس۔ سی فائنل میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵/ روپے شکرانہ فنڈ اور مبلغ ۴/ روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو سلسلہ۔ خاندان اور اُن کے لئے مبارک کرے۔ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور بہتری کے سامان پیدا کرے۔

مینیجر بدر

● برادرم مکرم محمد نذیر احمد صاحب ہاشمی کی چھوٹی بچی عزیزہ نگہت یاسمین بعمر ۸ سال کی بائیں کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ علاج ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہڈی اچھی طرح جڑ جائے اور کسی طرح کی پیچیدگی باقی نہ رہے۔ آمین۔

(ایڈیٹر)

● خاکسار کے پھوپھا مکرم سید محمد ذکریا صاحب کے پیٹ کا operation عنقریب ہونے والا ہے۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے نیز خاکسار کی اہلیہ اسیرہ بھی ان کی بخیر و خوبی فراغت کے لئے اسی طرح اپنے والدین بہن بھائیوں اور خود اپنی صحت و عافیت کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

خاکسار کا بھائی عزیزہ سید خالد احمد امسال University میں [illegible] اور بھائی سید عزیز الرحمٰن صاحب pre professional کا۔ اور بہنوئی سید محمد سرور صاحب Subordinate Accountant Service کا امتحان دے رہے ہیں ہر سہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار سید رفیق الدین احمد

بھونیشور اڑیسہ

● مکرم ناصر احمد صاحب ابن مکرم سید سردار صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دین اور دنیا کے لئے بابرکت وجود بنائے۔ آمین۔ موصوف نے اس خوشی میں پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً

مکرم سید جعفر صادق صاحب بیمار ہیں کئی روز سے نیند نہیں آتی۔ کل بیماری کا سخت حملہ ہوا۔ جس سے بے ہوش ہو گئے۔ ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمادے۔ (آمین)

خاکسار فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شیموگہ

● مکرم سیٹھ عبد الصمد صاحب یادگیر اور اُن کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اسی طرح محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ الحاج محمد حسن صاحب مرحوم بھی عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں ہر سہ کی صحت و شفایابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار بشارت احمد بشیر سابق مبلغ یادگیر

راتوں کو اُٹھو اور دُعا کرو

راتوں کو اُٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی۔ وہ پہلے کیا تھے۔ وہ ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی۔ آپ نے اُن کے لئے دعائیں کیں۔ بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ۔ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔ جس طرح حضور علیہ السلام چلتے۔ اسی طرح وہ چلتے۔ وہ دن کا یا رات کا انتظار نہ کرتے تھے۔ تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔ تہجد میں اُٹھو۔ دُعا کرو۔ دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۴)

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں ان کا ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نہ ادا کرنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو کہ تمام مسلمان مردوں اور عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مزلی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غذائی پیمانہ مقرر کی ہے۔ جو کم و بیش ۲ ½ سیر کا ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم ایک ہفتہ قبل ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بروقت امداد کی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دورہ مکرم مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند

جماعت ہائے احمدیہ مدراس۔ آندھرا پردیش۔ میسور۔ مہاراشٹرا اور راجستھان کی مندرجہ ذیل جماعتوں کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم مولوی سید بشیر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید قادیان مورخہ ۲۷ ر اخاء ۱۳۵۰ ہش مطابق ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو چندہ وقف جدید کی وصولی اور حصول وعدہ جات کے لئے قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف کے دورہ کو کامیاب بنائیں۔ اور ان سے کما حقہ تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

مدراس۔ جگنا پیٹہ۔ حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ حیدر پور۔ ظہیر آباد۔ ینگ کنٹہ۔ وڈمان۔ کرنول۔ ادھونی۔ نمیا پور۔ شورا پور۔ دیودرگ۔ یادگیر۔ سہیلی۔ بنگلور۔ شیموگہ۔ سورب۔ ساگر۔ سندگڑھ۔ گندھی گوارا۔ اناگی لونڈا۔ بیلگام۔ ساونت واڑی۔ بمبئی۔ کوٹہ۔ ٹونک۔ بیجا پور۔ اودے پور۔

انچارج وقف جدید قادیان

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے!

احباب جماعت کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ جس کی شرح سالانہ آمد کا $\frac{1}{120}$ یا اوسط ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ سال میں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے قبل از وقت ادا کرنا ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ متعدد مرتبہ تاکید فرماتے رہے ہیں کہ اس چندہ کی پوری ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہو جانی چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں سہولت ہو سکے۔

"میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو بہت کم خرچ آتا ہے۔"

لہٰذا ایسے دوست اور ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک اس چندہ کی رقوم قابل ادا ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ توجہ فرما کر جلد بقایا چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی شروع فرما دیں۔

عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کے ذمہ بقایا جلسہ سالانہ کا جائزہ لے کر بقایا دار دوستوں سے وصولی کی طرف جلد توجہ فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب کو ادائیگی کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دعائے مغفرت

مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ ہبلی نے اطلاع دی ہے کہ مکرم عبد الرزاق صاحب کنور جو ایک لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے تھے بتاریخ ۷ ر اکتوبر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہبلی میں جماعت قائم ہوتے وقت مرحوم پہلے احمدی تھے۔ اور حال ہی میں ہبلی کارپوریشن کی طرف سے جماعت احمدیہ کے لئے ایک قطعہ زمین علیحدہ قبرستان کے لئے دیا گیا ہے۔ چنانچہ مرحوم کنور صاحب پہلے احمدی ہیں جن کی تدفین احمدیہ قبرستان میں ہو کر اس قبرستان پر احمدیہ جماعت کا باقاعدہ قبضہ عمل میں آگیا ہے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے تین شادی شدہ لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ جن میں ایک ملازم ہے اور دوسرا ایم۔ بی۔ بی۔ ایس فائنل میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ملنے کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اضافہ چندہ جات کے سلسلہ میں

احباب کا مخلصانہ اور قابل قدر تعاون

فہرست سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے

(قسط ۴)

مندرجہ ذیل مخلصین کی طرف سے تفصیل ذیل اضافہ چندہ کی مخلصانہ پیشکش آئی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جزائے خیر بخشے اور ان کے مالی اور اخلاقی اور اولاد میں برکت بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

۱۔ مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر مبلغ ۳۰۰/ روپے سالانہ اضافہ
۲۔ ″ سیٹھ نثار احمد صاحب یادگیر ۲۰۰/ ″ ″
۳۔ ″ سیٹھ محمد ادریس صاحب ″ ۲۰۰/ ″ ″
۴۔ ″ سیٹھ رحمت اللہ صاحب غوری یادگیر مبلغ ۲۰۰/ روپیہ سالانہ اضافہ
۵۔ ″ مرزا اشرف احمد بیگ صاحب حیدر آباد مبلغ ۷/ روپے ماہانہ اضافہ
۶۔ مکرم احمد اللہ بیگ صاحب حیدر آباد تمام چندہ جات میں ۵٪
۷۔ ″ عبد الشکور صاحب تمام چندہ جات میں ۲۵٪ اضافہ
۸۔ ″ رحمت اللہ صاحب جینا حیدر آباد تمام چندہ جات ۲۵٪ اضافہ
۹۔ ″ ایس ایم رضوان صاحب موسیٰ بنی ماہ اگست ۷۱ء سے چندہ جات لازمی میں ۵٪ اضافہ

منقولات

حضرت مسیح علیہ السلام جگن ناتھ پوری کے مندر میں

حال ہی میں اخبار "پرتاپ" جالندھر مجریہ ۲ر اکتوبر ۱۹۷۱ء میں راماکرشنا مشن کے سوامی پربھو پد کا امریکہ کے شہر فرانسسکو میں ایک بھاشن مع چند تصاویر شائع ہوا ہے۔ اس بھاشن میں سوامی جی نے ایک کتاب کے حوالے سے بتایا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جگن ناتھ پوری کے مندر میں گئے تھے۔ اخبار پرتاپ کا رپورٹر لکھتا ہے:۔

(۱)

"جگن ناتھ پوری کا مندر، آج سے دو ہزار سال پرانا ہے۔"

(۲)

"سوامی پربھو پد نے اونچی آواز میں بھاشن دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ:۔
"میں نے حال ہی میں ایک پستک پڑھی ہے جس کا نام ہے "Aquarian Gospel" مجھے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ بھگوان جگن ناتھ کے مندر میں عیسائی دھرم کے بانی بھگوان یسوع مسیح بھی جا کر رہے ہیں۔ اور ان کی پوجا بھی کی تھی۔ اس کتاب سے یہ بھی ثابت ہے کہ بھگوان یسوع مسیح نے جگن ناتھ پوری کی رتھ یاترا میں بھی شرکت کی تھی بلکہ اس کتاب میں یہاں تک لکھا ہے کہ بھگوان یسوع مسیح نے بھگوان جگن ناتھ سے یش پراپت کیا تھا۔"

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۲ر اکتوبر ۱۹۷۱ء صہ ۱)

گھانا میں ایک اور احمدیہ ہسپتال کا افتتاح

بقیہ صفحہ اوّل سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ کی ٹیچی مان میں تشریف آوری اور حضور کیساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کرنے کے بعد ٹیچی مان میں احمدیہ ہسپتال کے قیام پر حضور ایدہُ اللہ کی خدمت میں دلی جذباتِ تشکر کا اظہار کیا۔ آپ نے جملہ حاضرین اور علاقہ کے عوام کو تلقین کی کہ وہ ہسپتال اور جماعتِ احمدیہ کی طبّی خدمات سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔

قبل اس کے کہ آنریبل وزیر سماجی بہبود نے فیتہ کاٹ کر ہسپتال کے باضابطہ افتتاح کا اعلان فرمایا۔ برانگ اہافو کے ریجنل مشنری مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم نے آنریبل وزیر موصوف ٹیچی مان کے پیراماؤنٹ چیف اور تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

اس موقعہ پر حاضرین نے ازخود بطور چندہ رقوم پیش کیں۔ چنانچہ چھ صد نیوسیڈیز جمع ہوئے۔ ان میں ایک صد نیوسیڈیز کا وزیر موصوف کی طرف سے پیش کردہ عطیہ بھی شامل تھا۔

افتتاحی تقریب کی روداد کو اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا۔ گھانا ریڈیو نے بھی خاص تفصیلی خبر نشر کی۔ علاوہ ازیں ٹیلیویژن پر بھی اس کے مناظر دکھائے گئے۔

درخواست ہائے دُعا

٭ میرا بڑا لڑکا عزیز نعیم احمد اس سال ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ کا آخری امتحان دے رہا ہے عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
صوفیہ فضل۔ پٹنہ

٭ خاکسار کے والد مکرم عبدالعظیم صاحب درویش اپنی آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں وی۔ جے ہسپتال امرتسر میں داخل ہیں۔ ابتدائی مراحل طے ہونے کے بعد آپریشن ہونے والا ہے جملہ احباب اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں آپریشن کی کامیابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔
خاکسار: خورشید احمد انور

نتیجہ امتحان "تعلیم القرآن کلاس"

شعبۂ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

الحمد للہ کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک اور مقدس ارشادات کی تعمیل میں جہاں جماعتی سطح پر احباب جماعت میں علومِ قرآنی کی ترویج و اشاعت کی غرض سے متعدد مفید مساعی بروئے کار لائی جا رہی ہیں۔ وہاں اپنی اپنی جگہ پر تقریباً تمام مجالس خدام الاحمدیہ بھی اس سلسلہ میں حتی المقدور تعاون دے کر تعمیلِ ارشادِ امام ہمام کی سعادت حاصل کر رہی ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

مقامی طور پر قادیان میں نوجوانانِ احمدیت کی تعلیم و تربیت کی غرض سے مجلسی سطح پر جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے اس میں شعبۂ تعلیم کے زیرِ انتظام ہر سہ مرکزی مساجد میں شبینہ تعلیم القرآن کلاسوں کا اجراء بھی شامل ہے۔

گزشتہ دنوں ان کلاسوں میں شریک ہونے والے خدام کا ایک ضمنی امتحان منعقد کیا گیا جس کے لئے قرآن کریم کا ابتدائی ڈیڑھ پارہ اور "مختصر تاریخ احمدیت" کے ابتدائی ۲۷ صفحات بطور نصاب تجویز کئے گئے۔ یہ امر باعثِ مسرّت ہے کہ امتحان ہذا میں ۳۷ خدام نے شمولیت اختیار کی۔ اور سب ہی کامیاب قرار پائے۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ منیر احمد صاحب حیدرآبادی .... اوّل
۲۔ حمید احمد صاحب نسیم .... دوئم
۳۔ نور الامین صاحب .... سوئم

نتیجۂ امتحان کا مفصل خاکہ ذیل میں دیا جاتا ہے تا یہ امر دیگر خدام اور مجالس کے لئے بھی باعثِ ترغیب و تحریص ہو۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ خدام کو اُن کی کامیابی مبارک کرے اور دینی علوم کے تئیں ان کے دلی شغف میں فراوانی عطا فرمائے آمین۔

خاکسار خورشید احمد انور ناظم شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام امتحان دہندہ	نمبر حاصل کردہ	نمبر شمار	نام امتحان دہندہ	نمبر حاصل کردہ
۱	مکرم منیر احمد خان صاحب حیدرآبادی اوّل	۷۹	۲۰	مکرم رشید الدین صاحب مستری	۳۴
۲	" دلاور خان صاحب	۵۵	۲۱	" ممتاز احمد صاحب صوفی	۳۵
۳	" حمید احمد صاحب چوہدری	۳۴	۲۲	" لطیف احمد صاحب سندھی	۴۶
۴	" منور احمد صاحب کالا افغاناں	۵۶	۲۳	" شیر محمد صاحب گجراتی	۳۹
۵	" مرزا مسعود احمد صاحب	۵۳	۲۴	" منصور احمد صاحب چیمہ	۵۷
۶	" عطاء الٰہی خان صاحب	۳۶	۲۵	" منیر احمد صاحب حافظ آبادی	۷۰
۷	" برہان احمد صاحب	۶۳	۲۶	" نصیر احمد صاحب حافظ آبادی	۵۵
۸	" نصیر الدین صاحب	۵۵	۲۷	" نصیر الدین صاحب حافظ	۳۶
۹	" سلیم احمد صاحب ناصر	۴۰	۲۸	" محمود احمد صاحب	۴۱
۱۰	" نصیر الدین صاحب (مستری)	۴۹	۲۹	" نعیم احمد صاحب	۴۳
۱۱	" محمد اسماعیل صاحب نوری	۶۸	۳۰	" مبرور احمد صاحب چیمہ	۵۱
۱۲	" عبدالعزیز صاحب مُنا	۴۶	۳۱	" سید صباح الدین صاحب	۴۱
۱۳	" محمد منور صاحب گجراتی	۳۶	۳۲	" محمد یوسف صاحب بٹ	۶۸
۱۴	" یعقوب احمد صاحب (ماسٹر)	۶۷	۳۳	" لعل محمد صاحب	۶۱
۱۵	" نور الامین صاحب سوئم	۷۳	۳۴	" عبدالخالق صاحب ملکانہ	۴۳
۱۶	" محمد اکرم صاحب گجراتی	۴۵	۳۵	" مشرف خان صاحب	۴۴
۱۷	" حمید احمد صاحب نسیم دوئم	۷۵	۳۶	" ذوالفقار احمد صاحب	۵۸
۱۸	" انیس احمد صاحب اشام	۴۹	۳۷	" نور الدین صاحب	۵۵
۱۹	" مبارک احمد صاحب بٹ	۶۵			

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی بابرکت تحریک میں اپنے مخلصانہ وعدہ جات فرمائے تھے ان میں سے بعض احباب کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم تاحال وصول نہیں ہوئی اور بعض احباب کی طرف سے اپنے وعدہ کے مقابل پر وصولی بہت کم ہوئی ہے۔

اس صورت میں ایسے احباب کے لئے میعاد مقررہ تک جو اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ختم ہو جائے گی اپنے وعدہ کی کل رقم ادا کرنی بہت مشکل ہو جائے گی۔ ایسے مخلصین بھی ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یا تو یکشت کل رقم ادا کر دی اور یا پھر تھوڑے عرصہ بعد میں۔

اکثر جماعتوں کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں وعدہ کنندگان کا حساب بھجوایا جا چکا ہے۔ اس لئے احباب کوشش فرماویں کہ ابھی سے ماہوار اقساط کی صورت میں ادائیگی شروع کر دی جائے تاکہ میعاد مقررہ تک اپنے وعدہ کی کل رقم آسانی سے ادا کر سکیں۔

کل رقم اپریل ۱۹۷۲ء تک ادا کرنے والے مخلصین کی فہرست بغرض دعا حضور پرنور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کی جائے گی۔ اس لئے احباب کوشش فرماویں کہ اسی سال میں اپنی کل رقم ادا کر دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

وقف جدید کے سال میں دس ماہ گزر چکے ہیں

احباب اپنے وعدے پورے کرنے کی طرف توجہ کریں

احباب جانتے ہیں کہ وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور سال حال کے دس ماہ گزر چکے ہیں۔ احباب کو اپنے بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جماعتوں کے عہدیداروں سے درخواست ہے کہ وہ از راہ کرم جلد از جلد وقف جدید کا چندہ حسب وعدہ ادا کرنے کی کوشش فرماویں تاکہ وقف جدید کے ماتحت ہونے والے تبلیغی و تربیتی کام انجام دئے جا سکیں۔ اس رقم کی ادائیگی سے وہ:-

(۱) قرآن مجید کی اشاعت اور اس کی تعلیم میں حصہ لینے کا ثواب حاصل کرتا ہے۔

(۲) معلمین کے وسیع نظام کو مضبوط کرتا ہے۔

(۳) اسلام کی فتح کی اس گھڑی کو قریب تر لاتا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ اس زمانہ کو دیا۔

آئیے! اسلام کے کامیاب جہاد میں حصہ لیں اور جو وعدے آپ اپنے پیارے امام کے حضور پیش کر چکے ہیں اس کی جلد ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اُسے پائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب احباب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

تحریک جدید کا سال رواں قریب الاختتام ہے

تحریک جدید کا سال رواں اس ماہ کے آخر پر ختم ہو رہا ہے۔ اور چند دن میں نئے سال کا اعلان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ احباب پر لازم ہے کہ وہ جلد اپنے نئے سال کے وعدے بھجوائیں۔ اور عہدیداروں پر فرض ہے کہ جو بقایا ہو وہ بھی جلد وصول کر لیا جائے تاکہ بقیہ عرصہ میں ایسے احباب بسہولت نئی رقم کی ادائیگی کر سکیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"جو لوگ اس راستہ میں مشکلات کی پرواہ نہیں کریں گے اور مصیبتوں پر ثابت قدم رہیں گے وہی لوگ ہیں جو اپنے اعمال سے ثابت کر دیں گے کہ وہ آئندہ نسلوں میں عزت کے ساتھ یاد رکھے جانے کے مستحق ہیں"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

رمضان المبارک میں

فدیۃ الصیام اور انفاق مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد یا عورت بیمار ہو اور ضعیف پیری یا کسی دوسری حقیقی مجبوری و معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے "فدیۃ الصیام" ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں ایسے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گذارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے، تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرمائیں اس طرح اُن کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔

فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا پس قرب الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔

اللّٰھم آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قصبہ یا شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرمالیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

Auto Traders 16 Mangoe Lane Calcutta-1

تار کا پتہ: "AUTOCENTRE" { فون نمبرز } 23—1652 / 23—5222